باسمہٖ تعالیٰ

قل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

رسالہ فیض مقالہ

اعلان الحق

جسے محض احقاق حق اور ابطال باطل کے لئے

خاکسار خادم الطلبا ابو الکلام - آزاد - دہلوی نے تالیف کیا

جس مین

ہلال رمضان مبارک کے متعلق تین ضروری بحثین نہایت تحقیق کیساتھ کی گئین ہین

۲۵ رمضان المبارک سنہ ۱۳۱۹ھ کو

عثمانیہ پریس کلکتہ مین چھپکر شایع ہوا

(باہتمام سید محمد عثمان مالک مطبع)

قیمت فی جلد - ۲/

اعلاء الحق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدا و مصلیا

اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ

آجکل زمانہ مین عجیب عجیب پرآشوب فتنے اوٹھا کرتے ہین۔ طرح طرح کے شگوفے چھوٹتے ہین مسائل کاسدہ اور عقائد فاسدہ کی اسقدر شہرت عام ہے کہ ہر خواندہ ناخواندہ مجتہد وقت اور امام ہے عجیب و غریب طرفہ ظہور ہے۔ نئے گل پھولے ہین لوگ اپنی پرانی روش بھولے ہین دین مین قسم قسم کے جھگڑے نکالتے ہین اسلام مین فساد کے رخنے ڈالتے ہین تعصب کی گھٹا چارطرف چھائی ہوئی ہے جہالت کا طوفان جوش زن ہے ایک لکھا نہ پڑھا فاضل مشہور ہے دوسرا دوسری لیاقت کے نشہ مین چور ہے ایک اچھے کو برا اور برے کو اچھا بتاتا ہے۔ دوسرا نام آوری اور شہرت کے لئے مذہب پر چھری پھیرتا ہے ایک نے تمام جہان کو مشرک و بدعتی قرار دیا ہے۔ دوسرے نے تمام کتب فقہیہ کو طاق نسیان پر رکھکر نئی تحقیق اور نئے اجتہاد کا سبق یاد کیا ہے۔ ایک صاحب فقہا پر تبرے کی لیتے ہین دوسرے صوفیہ کرام کو برا بھلا سناتے ہین علماء نے ہٹ دھرمی اور شہرت اپنا اصول قرار دیا ہے۔ جہلاء نے اودھا دھندی تقلید اور وہم تحقیق اپنا مذہب سمجھا ہے۔ اور باین ہمہ لطف یہ حضرات غیر مقلدین تو آئے دن علماء سے اختلاف کرتے ہی تھے۔ اب حضرات حنفیہ بھی اپنی نام آوری اور شہرت کے لئے ان مسائل سے جو عند الفقہاء مسلم ہین اور جنکے ثبوت سے تمام فقہ کی کتابین بھری پڑی ہین اختلاف کرتے ہین۔ اور جو کچھ جی مین آتا ہے لکھکر شایع کر دیتے ہین۔ گو بعض اہل حق سے معقول ہوتے ہین ذلیل ہوتے ہین لیکن اونکے اس اختلاف کا اثر عوام پر بہت ہی برا پڑتا ہے بہت سے بے علم جاہل ونپر اعتماد کرکے دام تزویر مین پھنس جاتے ہین۔ اور نتیجہ اوسکا یہ ہوتا ہے کہ بیٹھے بٹھلائے

التماس مؤلف

اس رسالے سے خاکسار آزاد کو کسی خاص شخص کا رد منظور نہین ہے۔ بلکہ صرف اہل انصاف کی آگاہی مقصود ہے۔ جناب مولٰنا خیر الدین صاحب کے متعلق مخالفین نے بڑے بڑے اتہام اپنے تحریرون مین زور و شور سے کئے ہین۔ اور وہ وہ سخت الفاظ مولانا کی شان مین لکھے ہین جو علماء کے شان سے بعید ہین ۔ خیر الدین کے نام سے تو مولٰنا مخالفین مین یاد کئے جاتے ہین اور یہ بمقابلہ اون سب و شتم آمیز الفاظ کے جو رسالون مین اور اشتہارون مین لکھے ہین کچھ حقیقت نہین رکھتا۔ لیکن ناظرین خود معلوم کر لینگے کہ ہمنے تمام تحریر مین کوئی ایک لفظ بھی کسی خاص شخص کا نام لیکر یا مجملاً یا کنایتاً نہین لکھا ہے بلکہ ہر مقام مین تہذیب کو ملحوظ رکھا ہے۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ کبھی میرے یا مولٰنا کی بان سے کوئی کلمہ سب و شتم آمیز مخالفین کی شان مین نہین نکلے گا۔ مولٰنا کی تہذیب تو قابل ملاحظہ ہے۔ کہ مخالفین کی ردمین اور درج الدرر البہیہ کی تائید مین حفظ المتین لکھی تو معترض کا نام بھی نہین لکھا۔ کما لایخفیٰ علی الناظر۔ اسکے سوا ذاتیات سے بحث جیسے خود ہمارے مخالف جماعت مین واقع ہوئی ہے۔ اس تحریر مین کہین نہین کی گئی۔ انشاء اللہ تعالےٰ اس سلسلہ اعلان الحق مین اور بہ اعتراضات اور اتہامات کا رد جو مولٰنا پر کئے ہین، شائع کیا جائیگا۔ اور دکھایا جائیگا۔ کہ ہمارے معزز مخالفین نے کن کن پیچیدہ طریقون سے اعتراضات کئے ہین۔ فافہم ولاتکن من الغافلین۔

خاکسار آزاد مؤلف رسالہ ہذا

اعلان۔ یہ کتاب جن صاحب کو درکار ہو وہ کلکتہ سندریہ پٹی لور چیت پور روڈ دکان نمبر ۱۰ احباب منشی شمس الدین احمد صاحب سے آکر بقیمت لے جائین

پر اعتبار کرتے ہین اور حکم روزہ اور عید اوسی حساب سے دیتے ہین۔ غالباً اس کہنے سے یہ غرض ملحوظ ہے کہ دور و دراز کے علماء جو اصل واقعہ سے بیخبر ہین مولنا سے بدگمان ہو جاوین اسلئے میرا ارادہ تھا کہ اس بارے مین ایک رسالہ شائع کیا جائے جسمین اوّل تو اس دہوکے کو رفع کیا جائے۔ اور پھر جن امور مین اختلاف ہے اون پر بحث کرکے دودہ کا دودہ پانی کا پانی باطل کو حق سے جدا کیا جائے۔ مگر آجتک اوسکی نوبت نہ آئی۔ چونکہ گذشتہ سال مسجد ناخدا مین بالائے مدرسہ قبل العصر ایک عابد زاہد مولوی صاحب مکرم معظم سے اس بارے مین گفتگو ہوگئی ہے۔ اور ضیق وقت کی وجہ سے مین اپنے دلائل پیش نہین کرسکا۔ بدینوجہ یہ مختصر رسالہ جامع تحریر کرکے انصاف کا امیدوار ہوتا ہون مجھے امید قوی ہے کہ ہمارے معزز مخالفین علماء کلکتہ چشم انصاف سے ملاحظہ فرماکر راہ حق کے جویان پویان ہونگے۔ وھٰذا اشرح بالمقصود وما توفیقی الا باللہ الودود۔

"مخالفین کا یہ اعتراض کہ مولنا اپنے کشف اور نجوم کے اعتبار حکم عید وصیام فرماتے ہین۔ اسکا رد۔ اور ثبوت مین ایک چشم دید حال کا واقعہ"

ناظرین! مولنا پر منجملہ اور اتہامات کے ایک اتہام یہ کیا جاتا ہے کہ یہ اپنے کشف و نجوم کے اعتبار پر حکم عید وصیام فرمایا کرتے ہین حالانکہ یہ بات خلاف شرع ہے کیونکہ شرع کی باتو نمین نجوم اور کشف کو کیا دخل

پس یہ بات محض خلاف ہے

اور اکثر واقعات انکے خلاف صریح طور سے شہادت پیش کرتے ہین

(۱) جبسے مولنا علیحدہ روزہ اور عید رکھنے اور کرنے لگے آجتک کبھی ایسا اتفاق نہین ہوا کہ بلا کسی دلیل کے مولنا نے حکم صادر فرمایا ہو۔ جب فرمایا تو متواتر خطوط اور تار اور گواہی وغیرہ معتبر دلائل پر اور اس سے تمام اہل کلکتہ واقف ہین چنانچہ مولانا نے اکثر خطوط بر سر منبر دکھلائے ہین اور گواہ شاہد پیش کئے ہین جس سے کوئی اہل انصاف انکار نہین کرسکتا۔

(۲) ایک سال کا واقعہ ہم درج کرتے ہین جس سے یہ بات واضح طور سے متحقق ہو جائیگی وہ یہ ہے۔

گمراہ ہوجاتے ہین چنانچہ۔ کلکتہ مین تقریبًا بارہ سال سے حضرت مجمع الفضائل مولٰنا محمد خیرالدین صاحب مد فیضہٗ دہلوی مصنف۔ نجوم المبین۔ رجوم الشیاطین عشر مجلدات و درج البھیہ و حفظ المتبین وغیرہ کتب کثیرہ مطبوعہ وغیر مطبوعہ۔ تشریف فرما ہین۔ آپکے وجود سے ہزارون مستفیض ہوئے سیکڑون اپنی مرادون مین کامیاب ہوئے۔ کلکتہ کا کلکتہ اُمڈ آیا۔ ہزارون معتقد اور مرید ہو گئے۔ تمام شہر مین مولٰنا کا طوطی بول اُٹھا۔ یہ کیفیت دیکھکر حضرات علماے کلکتہ بہ تحریک طبیعت ایک مخالفانہ پالسی اختیار کرنے پر مجبور ہو گئے۔ اور مختلف ذرایع سے مولٰنا مدظلہ سے اختلاف کرنا شروع کر دیا۔ کسی وقت دیکھئے تو ایک لمبا چوڑا فتویٰ۔ جسپر کالی کالی مہرین جو مفتیون کے سیاہی قلب پر دال ہین۔ گلی کوچہ مین گشت کر رہا ہے ہین! یہ کیا؟ اجی ذکر شہادت کرنیوالا بدعتی مشرک ہے۔ چون کہ مولٰنا نے ذکر شہادت بیان کیا ہے۔ لہذا "مشرک" ہین۔ خیر کچھ دنون بعد ایک رسالہ چار ورقی شایع ہو رہا۔ مسجدون کے دروازون پر بٹ رہا ہے۔ یہ کیا؟ یعنی یہ کہ مولٰنا کافر ہین۔ الغرض۔ مختلف ذرائع سے مخالفت کی گئی۔ جب اسمین کامیابی نہ ہوئی تو پھر آٹھ نو سال سے۔ (تقریبًا) مولٰنا سے رویت ہلال ماہ رمضان اور عید کے بارہ مین اختلاف کر بیٹھے اور اپنی وہی بے پر کی باتین معمول کے موافق چھاپکر شایع کرنا شروع کر دیا۔ اب عوام بیچارے انھین حق بجانب سمجھکر انھین کی تقلید کرنے لگے۔ اور عین عید کے دن کہ روزہ حرام ہے روزہ رکھنے لگے۔

یہ حال پر ملال دیکھکر یہ تو ممکن نہ تھا کہ جان بوجھ کر کھڈے مین گرتے۔ ناچار علیحدہ قلعہ کے میدان مین نماز عیدین پڑھنی شروع کر دی۔ جہانتک ممکن تھا پہلے سمجھایا بوجھایا جب دیکھا کہ پتھر پر جونک نہین لگتی سکوت اختیار کیا۔ من عمل صالحًا فلنفسہ ومن اساء فعلیھا۔ وما علینا الا البلاغ۔

مگر یہ عجیب بات ہے کہ ہمارے معزز مخالفین نے اپنے اشتہارون مین اور رسالون مین اپنی مختلف تقریرون مین چھاپنا کہنا شروع کر دیا کہ "مولٰنا اپنے کشف اور نجوم اور رمل

حکم صادر فرما دیتے - مگر چونکہ اونکو محض شرعی اعتبار درکار تہا - اور عمل درآمد
بھی عین ظاہری شرع پہ تھا - ہرگز حکم عید نہین فرمایا - فاعتبروا یا اولی الالباب
ان هذا الشی عجاب - ان دلائل سے یہ مخالفین کا اعتراض کہ نجوم پر حکم فرماتے
ہین ھباءً منثورا ہوگیا - اب ہم اصل بحث پر آتے ہین
کہ جناب مولنا اور حضرات مخالفین علماے کلکتہ مین جہانتک غور کیا گیا - صرف ان

امور مین اختلاف ہے -

(۱) مولنا فرماتے ہین کہ اختلاف مطالع کا اعتبار نہین مشرق سے گواہی یا خبر معتبرہ چاند کی اگر مغرب مین پہونچے تو مغرب والے اوسپر اعتبار کرین اور روزہ رکھین عید کرین - لیکن حضرات مخالفین فرماتے ہین کہ نہین - جبتک ہم اپنی دونو آنکھون سے کلکتے مین چاند نہین دیکھین گے - تب تک نہ روزہ رکھین گے اور نہ عید - پس اعتبار گواہی و خبر متواترہ نیست -

(۲) مخالفین دلیل یہ پیش کرتے ہین کہ حدیث شریف مین آیا ہے - صوموا لرؤیته وافطروا لرؤیته

(۳) بعض مخالف مجبوراً اختلاف مطالع کے نہ معتبر ہونیکے اگر قائل بھی ہوجاتے ہین تو پھر یہ مشکل پیش کرتے ہین کہ عید کی خبر شب بھر مین کسی گواہ سے پہونچ نہین سکتی سواے "تار" کے اور تار کا اعتبار نہین ہے - کیونکہ یہ کفار کے ذریعہ سے آتا ہے -

حضرات ناظرین !! یہ تین بحثین خصوصاً تار کی بحث ایک بڑی معرکۃ الآرا بحث ہے اور اس لائق ہے اسکو نہایت طوالت کے ساتھ مع ماله وما علیه تفصیلاً لکھا جاے - لیکن چونکہ مجھے سردست صرف اہل انصاف کی آگاہی کے لئے مختصر تحریر کرنا ہے - اسلئے نہایت مختصر طور سے پیش کرتا ہون - والعاقل تکفیه الاشارہ -

" پہلی بحث اختلاف مطالع کے معتبر ہونے نہونے کی "

پہلا اختلاف مولانا و علماء کلکتہ کا یہ ہے کہ " اختلاف مطالع کے سبب سے اور ملکون کے روئیت کا اعتبار

کہ ایک تار جناب حاجی عبدالرزاق صاحب کے پاس جو کلکتہ کے ایک معزز تاجر ہین آیا
جسمین صاف طور سے تو یہ نہین لکھا تھا کہ یہان چاند ہمنے اپنی آنکھون سے دیکھا۔ کہ دلیل شرعی
ہوتی۔ ہان یہ لکھا تہا کہ یہان چاند ہوا۔ یا یہان عید ہوگی۔ غرضکہ مبہم طور سے کہ
دلیل معتبر نہین ہوسکتی۔ اسکے سوا ایک میر صاحب بھی گواہ تھے۔ چونکہ بے حکم مولنا کے
مسجد مین عید ہو نہین سکتی تھی تار اور گواہ میر صاحب مولنا کے پاس آئے۔ مولنا نے فرمایا
کہ گواہ کیا کہتا ہے۔ پہلے اوس سے استماع کرنا چاہئے۔ میر صاحب نے ارشاد کیا کہ مین
آج شام کو مرشدآباد سے آرہا تھا۔ ہوگلی کہ قبل ہی ریل مین ایک بوڑھی غالبًا گوالن
جیسے ہوئی تھی۔ وہ لگی کہنے کہ دیکھنا میر صاحب! یہ چاند نظر آرہا ہے۔ جناب مین نے
جو نظر اوٹھا کے دیکھا تو فی الواقع ناک کی سیدھ چاند دکھلا رہا تھا۔ مولنا نے دریافت
فرمایا کہ حضرت ابر بھی تھا۔ کہنے لگے کہ نہین صاحب مطلع صاف تہا۔ مولنا نے تعجبًا
فرمایا کہ ہین میر صاحب ہوگلی جو یہان سے بہت ہی قریب ہے وہان تو بالکل مطلع صاف ہو اور یہان
کلکتہ مین عصر سے ابر ہو!!! خیر جب تار کی نوبت آئی۔ تو اوسمین مبہم طور سے لکھا تہا سوائے
اوسکے شرعی عمل درآمد ہو نہین سکتا تھا۔ الغرض مولنا نے حکم عید صادر نہین فرمایا اتفاقًا
جناب عبدالقدوس عطار صاحب بھی تشریف فرما تھے۔ وہ میر صاحب سے فرمانے لگے۔ کہ میر صاحب
اسقدر کذب گوئی۔ ابھی تو آپ پانچ بجے میری دوکان پر لکھنؤ کے خربزے خرید رہے
تھے۔ اور پانچ سے چھ تک آپ مرشدآباد بھی چلے گئے۔ اور وہان سے از راہ ہوگلی تشریف
فرما بھی ہوگئے۔ اُسْکُتْ اُسْکُتْ یا ایھا الکذاب اُسْکُتْ اُسْکُتْ یا ایھا الکذاب
میر صاحب تو وہان سے چلتے ہوئے۔ لیکن دوسرے دن جب معتبر گواہیان پہنچ مولنا نے
حکم افطار عصر کے قریب فرمایا۔ اس واقعہ سے تمام حضرات واقف ہین۔ یہ جائے
غور ہے کہ اگر مولنا کو اپنے کشف اور نجوم پر حکم صادر فرمانا ہوتا۔ تو نجوم کے حساب سے
دوسرے روز عید ہوتی تھی۔ تار اور گواہ میر صاحب کا بہانہ موجود تھا۔ فورًا

لا عبرت باختلاف المطالع فی ظاہر الروایت - وفی الظہیریہ عن ابن عباس رض انہ کان یعتبر فی حق کل بلدۃ رویۃ اہلہا - انتہی" تاتارخانیہ"

(۵) لا عبرت لاختلاف المطالع وعلیہ کثیر من متون المعتبرۃ کصاحب الکنز انتہی" درجواہر نعیمیہ شرح جواہر منیفہ"

(۶) والصحیح من مذہب اصحابنا انہ یلزم اذا استفاض الخبر فی البلدۃ الاخری وان لا عبرۃ لاتحاد المطالع واختلافہا وھذا ظاہر الروایت - انتہی" جامع الرموز"

(۷) قولہ احوط - ای لعموم الخطاب فی قولہ صلعم صوموا الرویۃ وافطروا الرویۃ بمطلق الرویۃ وہی حاصلۃ برویۃ فلیثبت عموم الحکم احتیاطاً" طحطاوی"

(۸) "فی الشامی بعد ذکر مذہب الشافعی رض" وظاہر الروایت الثانی وھو المعتمد عندنا (ای لا عبرۃ باختلاف المطالع" شامی"

(۹) ولا عبرۃ باختلاف المطالع ومعناہ اذا رای الہلال اہل بلدۃ ولم یرای اہل بلدۃ اخری یجب ان یصوموا برویۃ الخ" تبیین الحقائق"

(۱۰) ولا عبرۃ لاختلاف المطالع فی ظاہر الروایۃ وعلیہ فتوی (الی قولہ) لو رای ہلال رمضان اہل مغرب یجب الصوم اہل مشرق" عالمگیری"

(۱۱) صاحب رد المحتار نے تو صاف فیصلہ ہی کر دیا ہے - اور اس بارے مین اوس نے رسالہ لکھا ہے کہ اختلاف المطالع کا کچھ اعتبار نہین ہے - ہم علامہ ابن عابدین صاحب رد المحتار کی پوری عبارت چونکہ طول ہے نقل نہین کر سکتے رد المحتار مین دیکھ لینا چاہئے (مطبوعہ مصر صفحہ ۱۵۴)

قولہ علی ظاہر المذہب اعلم ان نفس اختلاف المطالع لا نزاع فیہ بمعنی انہ قد یکون بین البلدتین بعد الخ -

اب ہم نے دس کتب معتبرہ فقہ سے جیسے رد المحتار - مراقی الفلاح - جامع الرموز -

نہین ہے ‘‘ اگرچہ یہ بحث طول طلب ہے۔ لیکن جہانتک ہم سے ممکن ہوگا ہم اختصار کے ساتھ تحریر کرینگے۔ ناظرین ملاحظہ فرمائین کہ علمار کلکتہ کا یہ انوکھا مسئلہ جس سے اور علمار کے کان نا آشنا ہونگے۔ خدا جانے کس کتاب مین لکھا ہے۔ آج ہندوستان مین متون۔ حواشی۔ شروح۔ فتاوی ہر قسم کی کتابونکا کافی سرمایہ مطبوعہ غیر مطبوعہ موجود ہے۔ کوئی شمس العلما صاحب ہمکو یہ انوکھا مسئلہ کہ بسبب اختلاف مطالع اور ملکونکا اعتبار نہین ‘‘ کسی کتاب معتبر مین دکھلا دین۔ تمام کتب فقہ مین صاف طور سے مثالین دیکر لکھا ہے ‘‘ کہ اختلاف مطالع کا رمضان المبارک مین اعتبار نہین ہے ہرگز نہین ہے۔ اگر مغرب والون نے یکشنبہ کے دن چاند دیکھا۔ اور مشرق والون نے دوشنبہ کو تو جب شرقیونکو غربیون کے پاس سے یکشنبہ کی خبر ہو جائے۔ اور وہ خبر معتبر شرعی ہو۔ تو انھین چاہیے کہ روزہ قضا کرین۔ اور اگر یکشنبہ ہی کے دن خبر ہو جائے تو انھین یعنی شرقیونکو یکشنبہ ہی سے روزہ رکھنا چاہیے۔ اور اوسی کے حساب سے افطار کرنا چاہیے ‘‘

الغرض۔ اختلاف مطالع کا کچھہ اعتبار نہین ہے جس مقام پر گو بعد المشرقین ہو۔ پہلا روزہ ہوا وہی کا اعتبار ہے۔ اور ایسا ہی تمام معتبر کتب فقہ مین بالتفصیل لکھا ہے۔

اب ہم دس معتبر فقہ کی کتابون سے عبارتین نقل کئے دیتے ہین۔ جو فی زمانا معروف اور متداول ہین۔ اور ہر جگہ میسر ہو سکتی ہین اور جنمین صاف طور سے یہ مسئلہ تحریر ہے بچشم انصاف ملاحظہ فرمائین

(۱) (فیلزم اہل المشرق برویۃ اہل المغرب) اذا ثبت عندھم رویۃ اولئک بطریق موجب ‘‘ در المختار ‘‘

(۲) یلزم اہل المشرق برویۃ اہل المغرب فی ظاہر المذہب وعلیہ الفتوی کذا فی الخلاصہ ‘‘ نہر الفائق ‘‘

(۳) اذا ثبت الھلال فی بلدۃ لزم سائر الناس فی ظاہر الروایت وعلیہ الفتوی وھو قول اکثر المشایخ ‘‘ مراقی الفلاح ‘‘

(۴) بلدۃ اذا رأوا الھلال ھل یلزم فی حق کل بلدۃ ؟ (الی قولہ) وفی الخانیہ

"یہان رویت سے مراد علم الیقین ہے"

خیر تو اس حدیث کی علمانے دو طور سے تفسیر کی ہے۔ اوّل یہ یہان رویت کے معنی علم الیقین کے ہین جب یقینی معلوم ہو جاے کہ فلان مقام مین "رویت" ہوئی ہے۔ تو گویا اوسکو رویت ہوگئی اور اب اوسکو اوسپر عمل کرنا چاہیے۔ اور یہ عرب کا قاعدہ ہے کہ جس مقام پر "سامع" کو "علم الیقین" حاصل ہو جائے۔ تو اوس مقام پر رویت کا لفظ "قائل" استعمال کرتا ہے۔ اور ہم کلام عرب سے اوسکی دلیل پیش کر سکتے ہین۔ مگر اسوقت تین ایسی دلیلین تحریر کرتے ہین کہ اوس سے انکار ہو ہی نہین سکتا۔ یعنی۔ قرآن شریف مین بھی تین موقعون پر اللہ جل شانہ نے اسیطرح علم الیقین کے موقع پر "رویت" کا لفظ فرمایا ہے۔ اگر وہان رویت کے معنی علم الیقین کے نہ لئے جائین تو معنی خبط ہو جائین۔ اور کسی مفسر نے یہ معنی یعنی دیکھنے کے نہین لئے ہین۔ اور کیسے لین جبکہ معنی ہی خبط ہو جائین اب وہ آیتین ملاحظہ فرمایئے۔

(۱) سورہ والصفت کے دوسرے رکوع کے اوّاخر مین جہان حضرت ابراھیم علیہ السلام نے اللہ تعالے سے دعا کی ہے کہ ای پروردگار ھب لی من الصالحین یعنی مجکو ایک فرزند صالح عطا فرما۔ اللہ تعالے جل جلالہ نے اونھین حضرت اسمٰعیل علیہ السلام عطا فرمایا۔ اور جب وہ جوان ہوئے تو ایکدن حضرت ابراہیم حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے فرماتے ہین کہ (قال یا بنی) انی اری فی المنام انی اذبحك فانظر ماذا تری۔ ترجمہ "ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ ای میرے بیٹے!! مین نے خواب مین دیکھا ہے کہ مین جیسے تمکو ذبح کر رہا ہون۔ پس تم بھی ذرا سوچو کہ تمہاری رای مین کیا آتا ہے"

اب جاے غور ہے۔ کہ اس آیت مین "فانظر ماذا تری" آیا ہے۔ اب اگر یہان بقول علماے کلکتہ رویت کے معنی "دیکھنے" کے لئے جائین تو یہ معنی خبط ہونگے۔ کہ "پس دیکھ تو کہ کیا دیکھتا ہی تو" اور یہ کسی مفسر نے نہین لئے۔ اور لے تو کیونکر جبکہ معنی ہی سرے سے "خبط" ہو جاتا ہے کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تو حضرت اسمعیل علیہ السلام سے استصواب راے فرماتے تھے۔ پھر اونکا کہنا کہ "پس دیکھ تو کہ کیا دیکھتا ہے تو" یعنی چہ؟" پس اس آیت مین بھی وہی "رویت" کے "معنی"

طحطاوی۔ عالمگیری وغیرہ جنسے فی زمانا بڑھکر اور کوئی معتبر کتاب موجود نہیں ہے عبارات نقل کر دئے ہیں جنمین صاف طور سے لکھا ہے۔ کہ لاعبرۃ الاختلاف المطالع۔ فلیزم اہل المشرق برؤیۃ اہل المغرب۔ جسے کوئی شخص انکار نہین کرسکتا۔ اور اسکے سوا تمام متون شروح مین لکھا ہے۔ کہ علیہ فتویٰ۔ فی ظاہر الروایۃ علیہ کثیر من متون المعتبرۃ اب اگر اسپر بھی کوئی نہ مانے اور وہی مرغی کی ایک ٹانگ کہے جائے تو وہ تعصب اور تقلید ہوا و نفس نہین ہے تو کیا ہے۔

الغرض

ان تمام عبارات بالا سے یہ بات متحقق ہوگئی۔ کہ اختلاف مطالع کا اعتبار نہین ہے۔ جہان چاند ہوا وہی کا اعتبار ہے اور دوسرے تمام شہرون کو اعتبار اور عمل کرنا چاہئے۔ اگرچہ بعد المشرقین ہو۔

" دوسری بحث حدیث "صوموا لرؤیۃ وافطروا لرؤیۃ" پر اور

اسکے ثبوت مین کہ یہان رؤیت سے مراد علم الیقین ہے۔ اور دوسرا قرآن لال"

ابہمکو دوسری بحث دربارہ معنی اور حدیث پر بحث کرنی باقی ہے کیونکہ جب علماء کلکتہ اس صورت مین عاجز ہو جاتے ہین تو پھر مسلم کی یہ حدیث پیش کرتے ہین۔ کہ

" صوموا لرؤیۃ وافطروا لرؤیۃ "

" ترجمہ "

اے لوگو! روزہ رکھو چاند دیکھکر۔ اور اسیطرح افطار کرو یعنی عید کرو چاند دیکھکر" الحدیث۔ پس اس سے ہمارے مخالفین ثابت کرنا چاہتے ہین کہ" یہان رؤیت کا لفظ آیا ہے جسکے معنی ہین دیکھنے کے تو پھر جبتک ہم اپنی دونون آنکھون سے ناک کی سیدھ چاند نہ دیکھین روزہ اور افطار نکرین گے۔ پس اعتبار گواہی وخبر متواترہ نہین ہے۔ لیکن۔ افسوس ہے۔ اور سخت افسوس ہے۔ کہ یہ حضرات علماء کلکتہ جنکی عمر کا ایک بہت بڑا حصہ پڑھنے پڑھانے مین صرف ہو چکا ہے۔ ایک حدیث پر غور نہین فرماتے اور ذرا فقہ کی کتابون کو کھول کر نہ دیکھتے۔ جنمین صاف طور سے لکھا ہے کہ

ابان تینون آیتون سے یہ بات متحقق ہو گئی کہ بعض مقام مین "رویت" کا "حصول علم الیقین" پر بھی اطلاق ہوتا ہے۔ پس اس حدیث زیر بحث۔ صوموا لرویته وافطروا لرویته مین رویت کے یہی معنی محققین نے لیے ہین۔ اور اسی بنا پر صاف لکھدیا کہ "لاعبرة لاختلاف المطالع وعلیه فتوی" اور یہ کچھ ہمنے لکھا ہے کچھ ہماری ذاتی رائے نہین ہے۔ بلکہ اور محققین کی بھی یہی رائے ہے۔ اور اسکے یہی معنی لیے ہین۔ اگرچہ ہمکو کسی دلیل کی ضرورت ہی نہین ہے، جبکہ نفس بیان صحیح ہے۔ اور قرآن شریف سے بھی ثابت ہوتا ہے۔

لیکن مزید اطمینان کے لئے ہم لکھے دیتے ہین

کہ کتاب "عیون البصائر" جو ایک معتبر اور مشہور و معروف کتاب ہے۔ اوسمین لکھا ہے۔ کہ "حدیث صوموا لرویته وافطروا لرویته مین رویت سے مراد "حصول علم الطریق غالب" ہے۔ پھر مثال دی ہے۔ کہ "ایک شخص نے اپنی منکوحہ عورت کو بایں الفاظ طلاق دی کہ "ان رایت الهلال فانت طالق" یعنی اگر تونے چاند دیکھا تو تجھپر طلاق" اب جب چاند رات آئی۔ تو وہ عورت مکان مین چھپ رہی کہ مین چاند نہ دیکھنے پاؤن تاکہ "طلاق" نہ پڑ جائے۔ کیونکہ طلاق نے "رایت الهلال" کی قید لگائی ہے۔ لیکن کسی شخص نے جاکر کہدیا کہ۔ ہین! یہ آپ کہان بیٹھی ہین! بی بی صاحب چاند ہو گیا۔ فقہ کہتی ہے کہ "طلاق پڑ گئی" کیونکہ طلاق دینے نے "رایت الهلال" کی قید لگائی ہے۔ اور جبکہ عورت کو علم الیقین ہو گیا۔ تو اوسکے لیے "رویت" ہو گئی۔ انتهی ملخصاً۔

(۲) دوسرا جواب علمائے محققین نے یہ دیا ہے کہ اس حدیث زیر بحث صوموا لرویته الخ مین بالعموم خطاب ہے۔ رویت شرط ہے چاہے مشرق مین ہو یا مغرب مین ہو۔ جہان پہلے ہو اوسپر بشرط خبر معتبر شرعی تمام عمل کرین۔ ہان اگر رسول اکرم روحی فداہ یون ارشاد فرماتے کہ "صوموا لرویته بلدہ وافطروا لرویته بلدہ" یعنی روزہ رکھو تم اپنے شہر کا چاند دیکھکر اور اسیطرح افطار کرو تو اپنے شہر کا چاند دیکھکر۔ تو بلا شک

معنی لیئے گئے ہین۔ فافہم۔

(۲) سورہ " فجر " کے پہلے " رکوع " مین ہے۔

" الم تر کیف فعل ربک بعاد ارم ذات العماد التی لم یخلق مثلها فی البلاد "

" ترجمہ " ای میرے حبیب!! کیا تونے نہین دیکھا کہ تیرے پروردگار نے قوم " عاد " کیساتھ کیا کیا۔ (وہ) ارم صاحب ستون کے ایسے تھے کہ جسکے مانند کسی شہر مین ہم نے پیدا نہین کیے زمین۔ آیت مین بھی اللہ تعالے نے علم الیقین کے موقعہ مین وہی " تری " کا لفظ ارشاد فرمایا ہے۔

(۳) سورہ " فیل " مین ارشاد ہوتا ہے۔

" الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل ○ الم یجعل کیدھم فی تضلیل وارسل علیھم طیرا ابابیل ترمیھم بحجارۃ من سجیل فجعلھم کعصف ماکول " ترجمہ "

ای میرے حبیب گنہگارون کے طبیب!! کیا تمکو یہ بات معلوم نہین ہے؟ کہ تمہارے پروردگار نے ہاتھی والون کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ کیا اوس نے اونکے تمام فریب نہین توڑے؟ نہین بیشک توڑے۔ اور اونپر غول در غول پرندے بھیجے۔ جو اون پر کنکریان (ہلاک کرنیوالین) پھینکتے تھے! اور اونکو کھائے ہوئے بھس کی مانند کردیا "

ناظرین! ملاحظہ فرمایئن کہ اس سورہ مین بھی اللہ جل شانہ نے " الم تری " ارشاد کیا ہے جسکے معنی یہ ہونا چاہئے کہ " کیا نہین دیکھا تونے " واقعہ اصحاب فیل کا۔ حالانکہ جناب رسول کریم اس واقعہ کو دیکھ نہین رہے تھے۔ اور نہ دیکھ سکتے تھے۔ کیونکہ یہ واقعہ آپکے کئی سال قبل مکہ معظمہ مین ہوچکا تھا۔ مگر جناب باری نے " تری " کا لفظ ارشاد فرمایا۔ اب ذرا ہمارے " مخاطبین " ارشاد فرمائین کہ یہان یہ " دیکھنا " کیون ارشاد ہوا؟ بس یہان وہی مجازی معنی " علم الیقین " کے ہین کہ " کیا نہین معلوم تمکو میرے حبیب " کیونکہ " قائل " جانتا ہے کہ مجیب " سامع " کو یقین کامل ہے۔ اسلیئے وہ وہان رویت جسکے معنی مجازی علم الیقین کے ہین استعمال کرتا ہے۔ کما لا یخفی علی المتامل فاعتبروا یا اولی الالباب۔

نہیں ہے۔ تو اب اسکو کسی اور مسئلے پر قیاس کرنا چاہئے۔ ۔ دغیر ازین چارہ نیست۔

اب اسکو ہم "عقل" اور "شرع" دونوں سے دیکھتے ہیں اور جانچتے ہیں

"عقل" تو اس بات کو مانتی ہی نہیں کہ تار میں جسپر آج تمام ہندوستان بلکہ دنیا کا دارمدار ہے "غلطی" کا احتمال ہو۔ یا جعل کا خوف ہو۔ کیونکہ اگر غلطی اور جعل کا احتمال ہو تو اتنا کاروبار اوسکے اشارے پر کیونکر چلے۔ اگر "تار" میں لکھا ہو کہ فلان مر گیا تو آپ اعتبار کر لیتے ہیں کہ بیشک مر گیا۔ اگر اوسمیں لکھا ہو کہ فلان لڑکا پیدا ہوا تو آپ مان لیتے ہیں اگر لکھا ہو کہ فلان کی شادی ہوئی۔ جہان ہوا چنین ہوا تو اوسپر آپ عمل درآمد فرماتے ہیں وقس علی ھذا پس جب ان تمام باتوں میں اعتبار کر لیا جاتا ہے۔ اور سر مو فرق نہیں ہوتا۔ تو پھر اسکی اور خبرین کیون نہ قابل اعتبار ہوں؟ اور کسطور سے اوسپر غلطی کا احتمال ہو؟ جبکہ آجتک کبھی غلطی واقع نہیں ہوئی۔ تو عقل کے اقتضا سے تو اسکا انکار ہو ہی نہیں سکتا۔

"باقی رہی شرع"

تو صرف اسپر ہی اعتراض کیا جا سکتا ہے۔ کہ یہ خبر کفار کے ذریعہ سے آتی ہے اور کفار کا ایسی خبروں میں اعتبار نہیں

تو اسکا جواب اسطور پر ہے

کہ بیشک عبادات میں کفار کا قول معتبر نہیں لیکن معاملاتمین معتبر ہے۔ اور یہ تمام کتب فقہ میں مسطور ہے پس اگر معاملات کے ضمن میں کوئی بات متعلق عبادات واقع ہو۔ تو وہ بلاشک معتبر ہے۔ یہ مسئلہ کسیقدر مثال طلب ہے اسلئے ہم ایک مثال پیش کرتے ہیں کہ اگر کسی مسلمان کا ایک کافر نوکر ہے اور چونکہ معاملاتمین کافر کا قول معتبر ہے۔ اور اس مسلمان آقا نے اس نوکر کافر کو کچھ پیسے دیئے کہ بازار سے گوشت لاوے۔ جب وہ گوشت خرید کر واپس آیا۔ تو اوس نے اپنے مسلمان آقا سے کہا کہ "اشتریت من مسلم" یعنی یہ گوشت مینے ایک مسلمان سے خریدا ہے اب یہ قول اوسکا معاملات سے تعلق رکھتا ہے اسلئے مسلمان نے معتبر سمجھا۔ لیکن اسکے ضمن میں یہ بات بھی معلوم ہو گئی کہ اس نے جب مسلمان سے یہ گوشت خریدا ہے تو لامحالہ اوس نے بالتسمیہ ذبح کیا ہوگا۔ پس یہ بات جو ضمناً معلوم ہوئی ہے عبادات سے تعلق

ہر ایک شہر کی رویت کو اپنے لئے تخصیص ہو جاتی جب عام طور سے ارشاد فرمایا ہے۔ تو تخصیص کیونکر ہو سکتی ہے؟

الغرض حدیث زیر بحث مین رویت کے دیکھنے کے معنی ہرگز نہین ہین۔ اوسکے معنی علم الیقین کے ہین یہ بات قرآن مجید سے ثابت ہے۔ اور اہل تحقیق کی بھی یہی رائے ہے بس۔ اس حدیث سے ہمارے مخالفین اپنے مسئلہ پر استدلال ہرگز نہین کر سکتے۔ کیونکہ یہ ہمارے لئے دلیل قوی ہے اور اونکے مدعا کے مخالف ہے۔ فالحمد للہ۔

"تیسری بحث اس بارہ مین کہ تار کی خبر معتبر ہے یا نہین
اور اسکا ثبوت کہ کاروبار معاملات کے ضمن مین جو بات
متعلق دینیات معلوم ہو وہ عند الفقہا معتبر ہے"

اب تیسری بحث "تار" کے متعلق ہے اور یہ ایک بڑی معرکۃ الآرا بحث ہے۔ ہمکو چونکہ طول منظور نہین ہے۔ اسلئے ہم نہایت اختصار کے ساتھ لکھینگے۔ اس بارہ مین ہمنے ایک خاص تحریر لکھی ہے جو عنقریب شایع ہوگی۔ فمن شاء التحقیق فلیرجع الیہ۔

بات یہ ہے کہ آجکل "تار" نے وہ ترقی کی ہے کہ شاذ و نادر ہی کوئی شہر اور قصبہ اس "مفید محکمہ" سے محروم رہا ہو۔ ایک نہین سیکڑون "دینی" اور "دنیوی" کام اسپر آجکل موقوف ہین۔ یہ ایک ضروری البحث مسئلہ ہے پس اگر اسپر اعتبار نکیا جاوے (اور کیونکر نکیا جائے) تو تمام کاروبار اولٹ پلٹ ہو جائین۔ اسلئے مین مختصر طور سے اسکے "معتبر ہونیکا" ثبوت پیش کرتا ہون۔ آجکل بہتیرے ایسے مسئلے ہین جو زمانہ کی ترقی سے پیدا ہو گئے ہین۔ اور سلف مین مطلقاً نتھے۔ اور اسلئے اوسکے معتبر اور غیر معتبر ہونے کے بیان سے کتب سلف بالکل خالی ہین۔ تو ہر آگاہ اون پر بحث کیجائے تو کیونکر؟ بس۔ اوسکی یہی صورت ہے کہ اونکو اور مسئلون پر قیاس کر کے۔ اصول فقہ سے چھان بین کر کے نکالا جائے۔ بس اسیطرح یہ تار کا مسئلہ ہے۔ کہ جب ایجاد ہوئے تھوڑا عرصہ ہوا ہے۔ اسلئے کتب فقہ مین اسکی بحث بالکل

واعظ مرقوم بالا درین مسئله سراپا راهِ خطا پیموده و تکرار بیجا نموده است وقید شانزده
فرسخ محض بے اصل و "کمالا یخفی" خلاف کتب فقه" بیان کرده اصح اینست که از رویت هلال
اہل مغرب بعد ازاداء شروط شهادت رویت هلال بر ارباب مشرق روزه واجب شود"
کما جاء فی فتاوی در المختار شرح تنویر الابصار یلزم اهل المشرق برؤیة
اهل المغرب الخ وهکذا فی فتاوی عالمگیریه۔ ولا عبرة لاختلاف المطالع فی ظاهر الروایت کما فی فتاوی
قاضی خان الخ. انتهی هکذا حکم الکتاب۔ والله اعلم بالصواب

المجیب
محمد عبد الشکور ترحیا حنفی عفی عنه — هو المصوب

ما اجاب الفاضل الادیب والعالم اللبیب من الامر الکتاب فهو صحیح بلا ارتیاب من شک فیه فقد خسر وخاب" والله
اعلم بالصواب۔ کتبه العبد المذنب الراجی الی الله محمد المدعو بعبد الله غفر الله ووفقه بما یحب ویرضاه الخ بگویم ترا این
نکته بی عیب۔ محمد کان عبد الله لا ریب۔ الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی سیدنا محمد واله واصحابه والتابعین لهم
باحسان یوم الدین وبعد۔ فانی وقفت علی ما اجاب الفاضل الادیب والعالم اللبیب ودلائله هذه من الکتاب صحیحة لا شک
فیها ولا ریب فجزاه الله عنا وعن سائر المسلمین خیر الجزاء ووفقنا وایاه لاتباع سنة خیر الوری محمد صلعم۔ الراقم
المذنب الفقیر المعترف بالذنوب والتقصیر محمد ابن جعفر علی المدنی عفی الله عنه۔

الجواب صحیح والمجیب نجیح کتبه محمد هدایت الله مدرس

الجواب صحیح لا ریب فیه محمد عبد الرحمن عفی عنه

الجواب صحیح کتبه محمد حسین علی عفی عنه

الجواب صحیح لا شک فیه محمد فتح علی عفی عنه

یہ جواب صحیح ہے۔ محمد رمضان عفی عنه

اس فارسی فتوی کا خلاصه اردو مین درج ذیل ہے

هلال رمضان کے بارہ مین استفتاء

علماے دین و مفتیان شرع متین اس صورت مین کیا فرماتے ہین کہ مثلاً ۲۹ شعبان المعظم کو رویت یہان
نہین ہوئی مگر شهر دہلی مین ہوئی پس جسوقت کہ شہادت معتبر شرعی پہونچ جاے۔ اوسوقت اہل کلکته پر روزہ
واجب ہوا یا نہین کیونکہ ایک مولوی صاحب اپنے وعظ مین سوله فرسخ کی قید لگا کر فرماتے ہین کہ اگر سوله فرسخ سے فاصله کم ہے
تو بیشک اہل کلکته پر روزہ واجب ہو سکتا ہے ورنہ واجب نہین ہوتا۔ اور اسپر اونکو بڑا اصرار ہے آپ اسکا جواب بیان

رکھتی ہے۔ مگر بوجہ ضمناً واقع ہونیکے معاملات مین داخل کر کے اوسکو معتبر کیا گیا ہے اور شرع اجازت دیتی ہے کہ وہ گوشت خرید کردہ کافر مزے سے کھاو حلال اور طیب ہے۔

اس مسئلہ کے بنا پر ہم کہتے ہین کہ "تار" معاملات سے تعلق رکھتی ہے اور اسلئے معتبر ہے۔ اور چونکہ اوسکے ضمن مین حکومت بھی معلوم ہوگی کہ فلان شہر یا قصبہ مین رویت ہوئی ہے تو اوسکو ضرور بالضرور معتبر سمجھنا چاہئے کیونکہ وہ معاملات کے ضمن مین واقع ہوئی ہے فافہم۔

تتمہ

حضرات ناظرین!! ہمارے مخالفین علماء کلکتہ جو آجکل مخالفت کے ڈنکے بجا رہے ہین ہماری مخالفت کے قبل خود ہمارے موافق تھے۔ اور درالمختار و عالمگیری وغیرہ کی بنا پر صاف اس بارہ مین فتوا دیچکے ہین چونکہ صرف اونکو حضرت مولانا کی مخالفت منظور تھی۔ مخالفت کا اعلان کر بیٹھے چنانچہ سرگروہ مخالفین جناب قاضی حافظ عبدالشکور صاحب رحمانی ٹانڈوی اپنے رسالہ "تائید ذوالمنن و طفیل رسول زمن" کے آخر مین جو غالباً جناب مولوی قادر علی صاحب کے رد مین لکھا گیا ہے ایک فتوی تحریر فرماتے ہین جو بالکل ہمارے موافق ہے۔ اوسے دیکھکر تعجب آتا ہے۔ ہم اوس فتوی فارسی کو یہان پر مع ترجمہ درج کرتے ہین۔ نقل کا الاصل۔

استفتاء رویت ہلال رمضان

چہ میفرمایند علماء دین متین و مفتیان شرع مبین اندرین صورت مثلاً در کلکتہ تاریخ بست و نہم شعبان المعظم رویت ہلال رمضان المکرم نگشت و در شہر دہلی شد پس بعد از اداء شروط شہادت رویت ہلال از اصحاب دہلی بر ارباب کلکتہ روزہ واجب آید یا نہ۔ چنانچہ مولوی قادر علی صاحب در وعظ خود فرمودہ اند کہ اگر مابین فاصلہ شانزدہ فرسخ باشد کہ ہر فرسخ سہ کردہ انگریزی ہست بر ارباب کلکتہ روزہ واجب نمیشود و اگر ازان اقل باشد واجب شود و عند الاستفسار بتحقیق و بتکرار بلیغ ہمچنین گفتند بینوا توجروا۔ السائل شیخ کریم بخش

الجواب

ہدایت الرشید

کچھ دنون سے کلکتہ مین "لعن یزید" کی بحث چھڑ گئی ہے - اور حضرات منکرین کی کچھ تحریرین بھی شایع ہوئین ہین - اسلیئے خاکسار آزاد نے یہ رسالہ جواز لعن مین نہایت کوشش سے لکھا ہے - اور منکرین کی جتنی دلائل ہین مثل قول غزالی و ملا علی قاری و قصیدۂ امالی ان سب کا رد بطریق احسن کیا گیا ہے - اور کوئی دقیقہ راقم نے اوٹھا نہین رکھا ہے - زیادہ تعریف فضول - صرف اسقدر لکھنا کافی ہے کہ قدر این بادہ ندانی بخدا تا نچشی - یہ رسالہ عنقریب طبع ہو کر شایع ہوگا -

المشتہر

ابو الکلام محی الدین احمد آزاد

اشتہار کتب مصنفۂ مولنا خیر الدین صاحب

الدرج الدار البھیہ فی ایمان الاباء والامھات المصطفویہ ثبوت ایمان اباء و اجداد رسول کریم مین آجتک ایسی کوئی ضخیم کتاب جامع کسی زبان مین شائع نہین ہوئی، متقدمین اور متاخرین مثل امام سیوطی، ابن حجر، عبد الحق وغیرہ کی تمام تصانیف کا مجموعہ ہے - ضخامت پچاس جز کاغذ اعلے چھپائی لاجواب - اور بصائر مین وہابیہ کا رد بھی کیا گیا ہے - قابل دید - قیمت پختہ چھ روپیہ - **حفظ المتین عن لصوص الدین** - درج الدرر البھیہ کی تائید اور معترضین کا جواب مع تحقیق لفظ خدا و بیان شفاعت کبرا - و جواز استمداد وغیرہ - قیمت عہ - **خیر الامصار - مدینۃ الامصار** - مدینہ مکرمہ کے فضائل اور شرف بر مکہ معظمہ مع فوائد وغیرہ قیمت ۱۲ / - اوراد خیوریہ اسمین وہ دعائین لکھی ہین جو سینہ بسینہ مولنا تک پہونچین ہین - قیمت ۸ / **ستہ ضروریہ** - اسمین تصوف و عرفان اور چھ سوال کا جواب ہے - نظم - قیمت ۸ /

فرمائیے۔ اللہ تعالے آپکو اجر عطا فرمائیگا۔

جواب یہہ ہے

کہ واعظ صاحب نے اس مسئلے مین بالکل ہی خطا اختیار کی ہی سولہ فرسخ کی قید محض غلط اور خلاف فقہ ہی بڑی سچی اور صحیح بات یہ ہے کہ مشرق والون کے روئیت ہلال سے مغرب والون پر اگر شہادت کے شروط ادا ہون۔ روزہ واجب ہو جاتا ہی جیسا کہ فتاوی در المختار مین جو تنویر الابصار کی شرح ہے لکھا ہی کہ اہل مشرق پر اہل مغرب کی روئیت سے روزہ لازم ہو جاتا ہی اگر اونپر ثابت ہو جائے۔ اور اسیطرح فتاوی عالمگیری مین لکھا ہی کہ اختلاف مطالع کا کچھہ اعتبار نہین ہے مغرب والے اگر چاند دیکھین تو بشرطے شروط خبر معتبر مشرق والون پر روزہ واجب ہو جاتا ہی اور اسی قول پر فتوی ہے۔

(جواب دینیوالا) المجیب
محمد عبد الشکور مرزا حنفی عفی عنہ

جو جواب کہ جناب عالم فاضل مولوی عبد الشکور صاحب نے دیا ہی بالکل صحیح ہے اسمین کچھہ شک نہین جو اسمین شک کرے فقد خسر وخاب راقم بندہ گنہگار محمد موعود عبد اللہ غفر اللہ = بعد حمد و نعت واضح ہو کہ جو جواب کہ عالم فاضل مجیب نے دیا ہے وہ بالکل صحیح اور حق ہے اسمین کچھہ شک نہین اللہ تعالے جواب دینے والے کو جزای خیر عطا فرمائے راقم بندہ گنہگار خطاوار محمد ابن جعفر علی عفی اللہ عنہ = جواب صحیح اور حق ہے۔ جواب صحیح ہے۔ جواب صحیح ہے

محمد عبد الرحمن عفی عنہم — محمد ہدایت اللہ مدرس — محمد حسین علی عفی عنہ

جواب صحیح اور حق ہے۔ یہ جواب صحیح ہے = اب دیکھی کہ اس فتوی مین جناب مرزا صاحب نے صاف لکھدیا ہی کہ قید سولہ فرسخ محض بے اصل و گمان خلاف کتب فقہ ہی اور یہی ہمارا قول ہی کہ مشرق کا مغرب اور مغرب کا مشرق پر اعتبار ہی مگر خدا جانے کیا سبب ہے کہ یہی مولوی احمد صاحب اجماع کی مخالف ہوگئے لیکن ہمین امید قوی ہے کہ وہ جب غور فرمائینگے تو ضرور اس غلطی مسئلے سے رجوع فرمائینگے جیسا کہ اہل حق کا طریقہ رہا ہی۔ اس صحیح مسئلے کے منکرین اور سچا انصاف کیلئے اگرچہ ہمنے کچھہ بھی بدل نہین لیا اور وہ اپنی عذری ناہی کی کچھہ لکھہ ہی نہین سکتے لیکن مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب اوس فتوی مین جو کہ تحریر کیجگی ہین اسلئیے ہم نقلا انصاف کی عبارت لکھے دیتے ہین۔ "من شك فيه فقد خسر وخاب" اپنے اختصار کیساتھ تار کی مسئلے کو دواوسکے قبل اختلاف المطالع کے غیر معتبر ہونیکی مسئلے کو نہایت عمدگی سے ثابت کر دیا ہے جو ایک منصف شخص کیلئے کافی و شافی ہے۔ اگر ہمارے معزز مخالفین چشم انصاف سے ملاحظہ فرمائینگے تو بلاشک اس مسئلے سے رجوع کرینگے اور "ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا" کا وظیفہ ورد زبان کرینگے ورنہ تعصب نہایت بری شئ ہے۔ ہمی کیلئے یہ چند سطر تو کیا حقیقت رکھتی ہین دفتر کے دفتر ناکافی و غیر شافی ہین اللہم اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔ آمین یا رب العالمین =

راقم خادم الطلباء ابو الکلام آزاد۔ ثبتہ اللہ علی طریق السداد۔ ودفعہ اللہ بحبل الاعتقاد۔ (دہلوی)

اسباب السرور

اسمین دو سو ایک باتین ضروری لکھین ہین - اخیر مین قصیدۂ عربی منظوم اسمائے محبوب سبحانی مندرج ہے - قیمت عہ

یہ تمام کتابین بہت کم رہگئین ہین جنکو ضرورت ہو مصنف علام سے نشان ذیل سے منگوالین

کلکتہ محلہ امرا تلہ لین نمبر مکان گیارہ ۱۱

اشتہار کتب نایاب

یہ کتابین نایاب ہین - انھین طبع ہوے آج پچاس ساٹھ برس ہوگئے - چند نسخے میرے پاس موجود ہین جن صاحبون کو درکار ہو خاکسار سے طلب فرمالین

تاریخ ہندوستان فارسی - یہ انگریزی تاریخ کا فارسی ترجمہ - جسے بہ حکم خاندان ٹیپو سلطان مولوی عبدالرحیم دھری گورکھپوری نے کیا تھا - نہایت خوب لکھائی اور چھپائی ایسی کہ آنکھون مین نور آجائے قیمت [illegible] ضخامت تیس جز - **تاریخ نادری فارسی** - اسمین نادر شاہ کے تمام واقعات درج ہین - آخر مین الفاظ مشکلہ کی ایک فرہنگ ہے - تقطیع کلان ضخامت پچیس جز - قیمت [illegible] - **مآثر عالمگیری فارسی** - اسمین عالمگیر کے تمام واقعات مجملاً و مفصلاً تشریح کے ساتھ مندرج ہین - ابتدا مین پانچ چھ سو سے زیادہ نامونکی جنمین علماء شعرا و ارکین سلطنت ہین ایک انڈکس ہے اور علاوہ برین اسیطرح تیرہ سو قصبون کے نام مندرج ہین ضخامت چالیس جز قیمت [illegible] **نفحات الانس** یہ کتاب خوشخط نہایت تصحیح کے ساتھ معہ فہرست طبع ہوئی ہے نولکشوری مین اغلاط کاغذ کی خرابی لکھائی کی بدنمائی ہے یہ ان باتون سے مبرا ہے اسمین چھ سات سو علماء فقراء اولیاء صوفیا شعرا عورات کے حالات ہین مؤلفہ حضرت جامی قیمت للعہ -

المشتہر شمس الدین احمد - کلکتہ سندوریا پٹی دکان نمبر ۱۰۲